القرآن فاستظهرة فاحل حلالہ وحرم حرامہ ادخلہ الله الجنة وشفعہ ... فی عشرة ... من اهل بیتہ کلهم قد وجبت لہ النار یعنی جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس سے اپنے دین میں دلیتا ہے۔ اس کے حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانتا ہے تو خدا اس کو جنت میں داخل کریگا اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کو بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل کردیگا جن پر دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ لیکن آج کل مسلمانوں کے اعمال اور افعال کو دیکھکر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تمام احادیث اور کلمات انکے نزدیک گویا بے معنی ہیں۔ قابل عمل نہیں ہیں اسی لئے قرآن کو قرآن کی تلاوت کا خیال تک نہیں ہوتا اور جو تلاوت کرتے ہیں تو وہ صرف الفاظ کی تکرار کے سوا اور کوئی فائدہ اس سے نہیں اٹھاتے جو بہت ہی مایوسی کی حالت ہے۔ خدا ہمیں صحیح معنی میں کلام اللہ کی قدر کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بنیاد اسلامی کی پانچ چیزیں

(از مولوی ضیاء الدین صاحب متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

اسلام کا اصل اصول پانچ چیزیں ہیں اول اقرار توحید و اعتراف رسالت۔ دوم نماز کا قائم کرنا۔ سوم زکوٰۃ دینی چہارم حج کرنا۔ پنجم صوم رمضان۔ آج کی صحبت میں میں آپکے سامنے انھیں احکام اسلامی کی حکمتوں کو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ دین فطرت نے ان پانچ چیزوں کو اپنے ماننے والوں پر فرض کرتے ہوئے کن کن مصالح اور امور کو پیش نظر رکھا ہے اور کیا کیا فضائل عطا فرمائے ہیں وما توفیقی الا باللہ

کلمہ توحید کے حکم و معارف

جس زمانہ میں سرور کونین علیہ التحیہ والتسلیم دنیائے دنی میں جلوہ فگن ہوئے وہ زمانہ نہایت ہی جہالت کا زمانہ تھا بیت العتیق یعنی کعبۃ اللہ میں مکمل ۳۶۰ بتوں کی پرستش ہوتی تھی۔ خدائی خدا کو فراموش کر چکی تھی۔ شرک کا دور دورہ تھا۔ اسلام چونکہ مذہب فطرت ہے اور عقل کا یہ حکم ہے کہ خدا صرف ایک ہے جس کو خود قرآن کریم نے بطور برہان تمانع ثابت کرتے ہوئے کہا ہے لوکان فیهما الهة الا الله لفسدتا۔ یعنی زمین اور آسمان میں اگر دو خدا ہوتے تو دنیا کا نظام بگڑ جاتا کیونکہ ممکن ہے کہ دونو اللہ میاں آپس میں لڑ پڑتے۔ لہذا ضروری ہوا کہ دنیا سے .... اس اعتقاد کو ترک کرایا جائے .... چنانچہ اسلام کی تعریف میں ہی کلمہ توحید کو داخل کر دیا اور حضرت جبرئیل کے اس سوال کے جواب میں کہ اسلام کیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ الخ

پس ایک مسلم شخص کو شرک سے باز رہنا ضروری ہو گیا کیونکہ اسلام میں شرک سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں ہے حتی کہ قرآن کریم نے علی الاعلان کہدیا کہ مشرک کی بخشش ہی نہیں اس کے علاوہ دیگر معاصی اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو عفو کر سکتا ہے فرماتا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم وندخلكم مدخلا كريما۔ یعنی اگر

تم ان کبائر گناہ سے بچو گے جن سے ہم نے تم کو منع کیا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہوں کو معاف کردیں گے۔ اور دوسری دنیا میں بہترین جگہ بھی تمہیں دیں گے۔ صغائر کی معافی کو آپ نے سن ہی لیا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی جملہ معاصی کو معاف کردیگا مگر شرک کو ہرگز نہ بخشیگا۔
پس کلمہ توحید کی حکمت شرک کو مٹانا ہے۔ لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت او حرقت دوسری حدیث ہے اخرج الشیخان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رجل یارسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا و ھو خلقک۔ یعنی اپنے خالق کے ساتھ کسی کو شریک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ کلمہ توحید میں مساوات کو بھی دخل ہے کیونکہ حج اور زکوٰۃ صرف امراکیلئے ہیں لیکن توحید بلا تخصیص ہر فرد بشر پر واجب ہے خواہ امیر ہو یا غریب اور مساوات کے تحت میں اتفاق آگیا جس کے متعلق قرآن کا ارشاد ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ یعنی سب ملکر اتفاق کے ساتھ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کی کتاب کو اپنا دستور العمل بناؤ۔

معارف صلوٰۃ

نماز ایک سپر ہے اس کے ذریعہ انسان معائب و معاصی سے بچا رہتا ہے قرآن کریم کا علیٰ رؤس الاشہاد اعلان ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ یعنی نماز جملہ برائیوں سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے کیونکہ اول تو انسان کا دل خدا ہی کی طرف لو لگائے رہتا ہے۔ دیگر یہ کہ معاصی معاف ہوتے رہتے ہیں یعنی اگر کوئی گناہ بھولکر ہو بھی جاتا ہے تو وہ دوسری نماز سے معاف ہوجاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لوان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ھل یبقی من درنہ شیئ قالوا لا یبقی من درنہ شئ قال فذلک مثل الصلوٰۃ الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا متفق علیہ۔ تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے ایک نہر ہو وہ آدمی ہر روز اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہیگا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ نہیں میل کا نام و نشان بھی نہ رہیگا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نماز کی یہی مثال ہے ان کے ذریعہ انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور ثواب کا بھی مستحق ہوتا ہے۔ اور روح کی تقدیس و تطہیر ہوتی ہے۔

ورزش جسمانی صحت کے لوازمات میں سے ہے بلا ورزش اعضا پر بہت برا اثر پڑتا ہے چنانچہ دور موجودہ میں آپ بے نمازیوں کو دیکھیں گے کہ ان کا اکثر حصہ مریض رہتا ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ ورزش نہیں کرتے لیکن اگر ایک نمازی ورزش نہ کرے بلکہ اسی نماز کی ورزش پر اکتفا کرے تو اس کیلئے یہی کافی ہے

نظامہائے جسم کے گیارہ اقسام میں سے "نظام عظام" اور "نظام مفاصل" "نظام عضلات" اور "نظام دورہ دمویہ" "نظام عصبی" "نظام تنفس" "نظام ہضم" کیلئے حرکت کی بہت سخت ضرورت ہے یہ نماز سے بہت اچھی طرح سے حاصل ہوسکتی ہے دوڑنے سے بھی ایک حد تک حاصل ہوجاتی لیکن اس میں بعض نظام مذکورہ پر اثر نہیں پڑتا۔ اس کے برخلاف نماز میں اٹھنا بیٹھنا رکوع کرنا سجدہ کرنا یہ ایسی اشیاء ہیں جو مذکورہ نظام کے بالکل مناسب ہیں اور ہر ہر نظام کو مکمل فائدہ پہنچاتی ہیں۔

نماز انتہائی عبادت ہے لہٰذا اس میں بندہ اپنے بندگی کا ثبوت دیتا ہے کہ اے خدا یہ پیشانی جس کا تعلق دماغ سے ہے

جو کہ اشرف الاعضا ہے میں تیرے سامنے اسلئے رگڑ رہا ہوں کہ عملاً ظاہر ہو جائے کہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام ہوں حتیٰ کہ اپنے اشرف الاعضا کو نیازکیشی کیلئے تیرے آستانہ پر رگڑ رہا ہوں۔

نماز مساوات کی حامل ہے اسمیں کسی امیر غریب فقیر کو امتیاز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کیلئے علامہ اقبال کا شعر ہی کافی ہے ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز ✣ نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

نکات زکوٰۃ

وللناس من کأس الکرام نصیب ۔ اغنیا کے مال میں محتاجوں کا بھی حصہ ہوتا ہے کون ہے جو اس بات کو بنظر تحسین نہیں دیکھتا اسلام نے بتلایا ہے کہ زکوٰۃ کا مال ایک بیت المال میں جمع ہو وہاں سے بیواؤں یتیموں قرضداروں کو مدد پہنچتی رہے تاکہ کسی قسم کا خلل نہ ہو بیوہ کو تکلیف نہ ہو یتیم بھوکوں نہ مرجائیں بلکہ ان کو ہر وقت روپیہ پہنچتا رہے تاکہ اس کے ذریعہ یتامیٰ کی پرورش ہو اور بیوائیں تباہی و مصیبت سے محفوظ رہیں۔ قرآن کریم نے جابجا ان کی مراعات کا حکم دیا ہے۔

جو روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا ہے جہاں اس سے مسلم بیوہ اور یتامیٰ کی پرورش کی جا سکتی ہے وہاں پر اس سے ایک اور مقصد بھی ہوتا ہے کہ اس سے تالیف قلوب یعنی غیر مسلموں کی دلجوئی کی جائے۔ اور روپیہ خرچ کرکے اس کے ذریعہ اپنے دین کی تبلیغ کی جائے اس سے نو مسلموں کو بیت المال سے روپیہ دیا جائے تاکہ اس کے قلب پر اسلام کے ایثار کا اثر پڑے اور وہ اپنے ایمان میں خوب راسخ ہو جائے۔

اپنے دین کی حفاظت بھی کر سکتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعہ بے وارث بچوں کی پرورش کرکے ان کو فوجی خدمات کے لائق بھی بنایا جا سکتا ہے۔

یہ تو مشہور چیز ہے کہ درخت کی شاخوں کو آپ جسقدر کاٹیں اتنا ہی اس میں شاخ زیادہ نکلیں گی، بالکل یہی مثال اسلام میں زکوٰۃ کی ہے کہ زکوٰۃ دینے سے روپیہ میں اضافہ ہی ہوتا ہے خدا کے فضل و کرم سے کمی اور نقص کا نام بھی نہیں آتا۔ یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات ۔ یعنی اللہ سود کو برباد کرتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

غوامض حج بیت اللہ شریف

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین ۔ مالدار صاحب استطاعۃ پر حج بیت اللہ عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے جو شخص مصارف کی برداشت کی طاقت رکھتے ہوئے بھی بلا عذر شرعی حج نہ کریگا بمطابق حدیث اس کی موت موت یہودیت و نصرانیت کے مرادف ہے۔

حج ایک ایسا فریضہ ہے کہ اس سے اسلامی مساوات کا ایک عدیم النظیر منظر پیش ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی قوم اس مساوات کی نظیر نہیں پیش کر سکتی۔ یہاں پر امیر و فقیر سب برابر ہیں حتی کہ بادشاہ کو بھی اسی ہیئت کیساتھ فرائض ادا کرنے ہوتے ہیں جسطرح ایک بے نوا اور مفلس گدا کو اس مساوات کا اثر ہے کہ جملہ حاجیوں میں ایک محبت و مسرت پیدا ہو جاتی ہے ایک دوسرے سے ملکر تبادلہ خیال کرتے ہیں ایک دوسرے کی تہذیب و تمدن پر اظہار عقیدت کرتے ہیں اور نکتہ چینی بھی جس کی وجہ سے لوگوں کا تمدن درست ہو جاتا ہے۔

حج بیت اللہ شریف میں ہر امیر وغریب کے اجتماع سے ہمسایہ اقوام بلکہ دنیا کے تمام بادشاہوں اور ملکوں پر ایک عجیب رعب پڑتا ہے آپ تعجب سے سنیں گے کہ عیسائی ابتک کہتے ہیں کہ مسلمان حج کے نام پر آپس میں سیاسی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہیں اور مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقوام کی بربادی کا ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ عیسائیوں کا یہ خیال کیوں ہے اسی لئے کہ یہ فریضہ ہی اس قسم کا ہے جس میں مساوات ہمدردی ایثار اجتماع واتحاد کا سبق ہر فرد بشر کو دیا جاتا ہے۔

حج کرنے سے انسان کے جملہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں جیساکہ خود کلام نبوی وال ہے ...... من حج للہ ولم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ جس نے خدا کیلئے حج کیا اور اس میں فسق وفجور کی باتیں نہیں کیں تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہوجائیگا جیساکہ ابھی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ حج کا ثواب بھی بہت عظیم الشان ہے حدیث ہے الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

رموز صوم رمضان

شہوت حیوانی بسا اوقات بھیمانہ صورت اختیار کرلیتی ہے جس کی وجہ سے لوگ مرتکب زنا ہوجاتے ہیں۔ لہذا اسلام نے ایک اصول مقرر کیا تاکہ اس پر عمل پیرا ہوکر اس زنا (کبیرہ گناہ) سے ہم لوگ بچ سکیں اور مورد عتاب نہ ہوں مشکوٰۃ جلد ثانی کتاب النکاح کی پہلی حدیث ہے کہ یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء۔ اے نوجوانو تم میں سے جو شخص بیوی کا خرچ وغیرہ برداشت کرسکتا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ شادی کرلے ورنہ وہ زنا کرکے گنہ گار ہوگا اور جو آدمی بیوی کے نان ونفقہ کا متحمل ہی نہیں ہوسکتا تو اس کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ کی وجہ سے اس کی شہوۃ کم ہوجائیگی اور ارتکاب زنا کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی بلکہ اس کا نفس پاکیزہ اور مقدس ہوکر خوف خدا کا خوگر ہوجائے گا۔

معدہ اور جگر کی صفائی بہت ضروری ہے اگر ان پر کسی قسم کی کوئی آلائش آجائے تو یہ دیگر اپنے بخارات دماغ کی طرف روانہ کرتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی دردسر دوران سر میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ لہذا اس کو ایسی دوا کھانی پڑتی ہے جو کہ معدہ وجگر کو صاف کردے اسی باربار کے جھنجھٹ کو دور کرنے کیلئے اسلام نے مکمل ایک ماہ کا روزہ فرض کردیا تاکہ تمام اعضاء کو ان کا حق باحسن وجوہ پہنچ جائے۔

اس ماہ میں روزہ رکھنا بہت ثواب کا موجب ہے۔ حدیث ہے کہ من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ یعنی جو آدمی بغرض طلب اجر رمضان کا روزہ رکھتا ہے اسکے ماتقدم گناہ تمام معاف کردیئے جاتے ہیں۔

فارسی کی پہلی کا مقولہ درحقیقت حدیث کا ترجمہ ہے کہ "ہر شے زکوٰۃ ہست وزکوٰۃ بدن روزہ ہست"۔ غور کیجئے معلوم ہوجاویگا کہ اس مقولہ میں صحت بدن روزہ پر موقوف ہے اسلئے کہ معدہ وجگر وغیرہ تمام اعضا کا حق یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ نکالی جائے اور اس کی صورت یہی ہے کہ آدمی روزہ رکھے اور ہمیشہ بیماری سے محفوظ رہے۔

مسلمانوں فرائض اسلامی کے ان بنیادی احکام کی ان مختصر حکمتوں اور فضیلتوں پر غور کرو اور عمل پیرا ہوکر دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی بہبودیوں اور بھلائیوں کے مستحق بنجاؤ۔ فقط